44

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ — ربوہ — یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۲۵/۶۰	۲۳ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ - ۱۷ وفا ۱۳۵۰ ہش - ۱۷ وفا ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۶۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ وفا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۵ وفا کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج حضور کی طبیعت بہتر رہی۔ الحمد للہ"

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر دم اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

ربوہ ۱۶ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عاجلہ کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

محترم چوہدری نور الدین جہانگیر صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ: ۱۶ وفا۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری نور الدین جہانگیر صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائرکٹر فوڈ ڈیپارٹمنٹ کل مورخہ ۱۵ وفا کو دوپہر کے وقت ساہیوال میں بعمر ۵۹ سال وفات پا گئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم بہت مخلص اور مخیر احمدی تھے آپ صدر پاکستان کے سائنسی مشیر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ ایک لمبے عرصے سے کینسر کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ ہر ممکن علاج معالجہ کیا گیا مگر افسوس کہ جانبر نہ ہو سکے جنازہ آج صبح ربوہ لایا گیا ہے امید ہے کہ حضور ایدہ اللہ نماز جنازہ پڑھائیں گے جس کے بعد تدفین عمل میں آئے گی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظم مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کا تقرر

حضرت صدر محترم نے مکرم محمد سعید احمد صاحب انجینیئر ایم۔ ای۔ ایس گوجرانوالہ کو ناظم انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۳ء تک کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

جملہ مجالس کے زعماء اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ ناظم صاحب انصار اللہ سے تعاون فرمادیں۔ جزاکم اللہ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مخلوقِ خدا کی ہمدردی کا جذبہ سب سے زیادہ پایا جاتا تھا

یہی وجہ ہے کہ آپ میں جذب اور کشش کی قوت بھی تمام راستبازوں اور ماموروں سے بڑھ کر تھی

"یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایک طرف انبیاء و رسل اور خدا تعالیٰ کے مامورین اہل دنیا سے نفور ہوتے ہیں اور دوسری طرف مخلوق کے لئے ان کے دل میں اس قدر ہمدردی ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس کے لئے بھی خطرہ میں ڈال دیتے ہیں اور خود ان کی جان جانے کا اندیشہ ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف میں فرماتا ہے فعلك باخع نفسك ان لا يكونوا مومنين یہ کس قدر ہمدردی اور خیر خواہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں فرمایا ہے کہ تو ان لوگوں کے مومن نہ ہونے کے متعلق اس قدر ہم و غم نہ کر۔ اس غم میں شاید تو اپنی جان ہی دے دے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمدردی خلق میں کہاں تک بڑھ جاتے ہیں اس قسم کی ہمدردی کا نمونہ کسی اور میں نہیں پایا جاتا یہاں تک کہ ماں باپ اور دوسرے اقارب میں بھی ایسی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔

مخلوق تو انہیں کاذب اور مفتری کہتی ہے اور وہ مخلوق کے لئے مرتے ہیں یقیناً یاد رکھو کہ یہ ہمدردی والدین میں بھی نہیں ہوتی اس لئے کہ وہ جب دیکھتے ہیں کہ اولاد سرکش اور نافرمان ہے یا اور نقص اس میں پاتے ہیں (تو وہ اسے چھوڑ دیتے ہیں) مگر انبیاء و رسل کی یہ عادت نہیں ہوتی۔ وہ مخلوق کو دیکھتے ہیں کہ ان پر حملہ کرتی اور ستاتی ہے لیکن وہ اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی ہدایت کے لئے اس قدر دعا کرتے تھے جس کا نمونہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں ایک پیاس لگا دی تھی کہ لوگ مسلمان ہوں اور خدائے واحد کے پرستار ہوں جس قدر کوئی نبی عظیم الشان ہوتا ہے اسی قدر یہ پیاس زیادہ ہوتی ہے اور یہ پیاس جس قدر تیز ہوتی ہے اسی قدر جذب اور کشش اس میں ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم الانبیاء اور جمیع کمالات نبوت کے مظہر تھے اسی لئے یہ پیاس آپ میں بہت زیادہ تھی اور چونکہ یہ پیاس بہت تھی اس واسطے آپ میں جذب اور کشش کی قوت بھی تمام راستبازوں اور ماموروں سے بڑھ کر تھی۔ جس کا ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ آپ کی زندگی ہی میں کل عرب مسلمان ہو گیا۔ یہ کشش اور جذب جو مامورین کو دیا جاتا ہے وہ مستعد دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اور ان لوگوں کو جو اس سے حصہ نہیں رکھتے دشمنی میں ترقی کرنے کا موقع دے دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۸۰-۸۱)

مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی مساوات کا جو پیغام دیا ہے وہ احسن تقویم سے شروع ہو کر انسان کو بلندیوں تک لے جاتا ہے

اس پیغام کے نتیجہ میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو ادا کرنا انسان کو خدا کا مقرب بنا دیتا ہے

آپ کی تعلیم اور اسوہ حسنہ کی روشنی میں ہمیں ہر انسان کا خواہ وہ کسی مقام کا ہو احترام کرنا چاہیئے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ ظہور ۱۳۴۸ھش (مطابق ۲۲ اگست ۱۹۶۹ء) بمقام احمدیہ ہال کراچی۔

مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم اے

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے ان آیات کی تلاوت فرمائی۔

"قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا" (الکہف ۱۸ : ۱۱۱)

"قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ" (حٰم السجدۃ ۴۱ : ۷)

اس کے بعد فرمایا:-

انبیاء علیہم السلام ہر قوم اور ہر زمانہ میں مبعوث ہوتے رہے ہیں لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل بنی نوع انسان کو انسانی شرف اور عزت اور مرتبہ کا علم نہیں دیا گیا تھا۔ کیونکہ ابھی وہ اپنی جسمانی اور روحانی ارتقاء کے دور میں اس مقام پر نہیں پہنچے تھے جہاں وہ اس بات کو سمجھ سکتے کہ انسان اشرف المخلوقات کی حیثیت میں پیدا کیا گیا ہے اور مقصد حیات بشریت ہی کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس لئے پہلی کتب کی تعلیموں کا تعلق صرف ان اقوام کے ساتھ نظر آئے گا جن کی طرف مختلف انبیاء مختلف زمانوں میں مبعوث ہوتے رہے اور پہلی کتب کی یہ تعلیمیں صرف اخلاق اور روحانی تربیت ہی کے لحاظ سے نہیں بلکہ دنیوی تعلقات کے لحاظ سے بھی انسان، انسان میں فرق کرتی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ہندوستان کے انبیاء کی تعلیمات میں بہت سی تحریف و تبدیلی واقع ہو چکی ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ یہ تعلیمات انسانی مقام اس کے شرف اور مرتبہ کو قائم کرنے والی نہیں ہیں۔

یہی حال بنی اسرائیل کے انبیاء کا ہے ایک زمانہ میں وہ بڑی مظلوم قوم تھی۔ ان کی قومی عزت خطرہ میں تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کو انتقام کی تعلیم دی۔ ان میں عزت نفس پیدا کی۔ پھر گو وہ اس پر قائم نہ رہ سکی اور دوسری EXTREME (انتہا) پر چلی گئی۔ تاہم ان انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی یہ غرض نہیں تھی کہ وہ اس بات کا بھی اعلان کریں کہ بنی نوع انسان اشرف المخلوقات ہیں۔ اور آپس میں سب برابر ہیں۔ لیکن چونکہ ایک خاص وجہ سے اور ایک خاص مقصد کے پیش نظر جس کا ذکر میں ابھی کروں گا انسانی شرف کو قائم کرنا تھا اس لئے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ اعلان کیا گیا کہ تمام انسان برابر ہیں۔ اور ہمیں ایک ایسی تعلیم دی گئی جس میں

انسانی شرف اور مرتبہ

کو وضاحت سے بیان کر دیا گیا اور یہ تعلیم صرف عرب کے رہنے والوں کو مخاطب کر کے نہیں دی گئی۔ تمام عالمین کے انسان اس تعلیم کے مخاطب ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے انسانی مرتبہ کو سمجھانے کے لئے فرمایا وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ (الروم ۳۰ : ۲۱) اللہ تعالےٰ کی زبردست نشانیوں اور اس کی قدرتوں کے حیرت انگیز نظاروں میں سے ایک نظارہ یہ ہے کہ اس نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا ہے ہماری اس زمین کی ہر چیز مٹی سے پیدا ہوئی ہے مٹی کے اجزا اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت ایک خاص محسوس و مشہود شکل اختیار کر لیتے ہیں مثلاً پھلوں میں سے آم یا انگور وغیرہ ہیں۔ اناجوں میں سے گندم یا جو۔ مکی یا باجرہ ہیں لحمیات میں سے پرندوں کا گوشت ہے چوپایوں کا گوشت ہے۔ اور مچھلیوں کا گوشت ہے اسیطرح کی اور بھی بے شمار مختلف چیزیں ہیں مگر دنیا کی ہر چیز اللہ تعالےٰ کے حکم سے مٹی سے پیدا ہوئی ہے۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیہ کریمہ میں فرمایا ہے کہ اے انسان! ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور تمہارے وجود میں مٹی کی خلق احسن تقویم کو پہنچی ہے مٹی کی خلق جو موزوں ترین اور بہترین شکل اختیار کر سکتی تھی وہ تمہارے وجود میں کمال کو پہنچ گئی ہے۔ سورۃ تین میں اسیطرف اشارہ کیا گیا ہے غرض انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا ہے اور احسن تقویم کی شکل میں انسان بطور بشر کے ہے پھر تنتشرون کہہ کر اس طرف اشارہ فرمایا کہ تم نے اللہ تعالےٰ کی پیدا کردہ اشیاء کی تسخیر کے لئے دنیا میں پھیلنا شروع کیا۔ پہلے تم نے اپنے ماحول کی چیزوں سے فائدہ اٹھایا پھر چونکہ تمہاری فطرت میں یہ جذبہ رکھ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے ماحول یعنی اپنے ملک کی چیزوں سے تسلی نہیں پاتی اور انسان سمجھتا ہے کہ ساری دنیا کی چیزیں اس کے لئے پیدا کی گئی ہیں اس لئے وہ ساری دنیا میں پھرنے کے لئے نکل کھڑا ہوا اور دنیا کی ہر چیز کو اس نے اپنے کام پر لگایا اور اپنے فائدہ کے لئے اُسے استعمال کیا۔

دراصل بشر اس مٹی کی تخلیق کی انتہا اور روحانی تخلیق کی ابتداء ہے اور یہ وہ مقام ہے جہاں سے سیر روحانی شروع ہوتی ہے۔ پھر آگے جتنی جتنی کسی میں ہمت ہوتی ہے وہ اس کے مطابق روحانی رفعتوں کو حاصل کرتا چلا جاتا ہے البتہ بشریت سے پہلے روحانی رفعتوں کے حصول کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ بشریت کے شرف سے مشرف ہونے کے بعد ہی انسانی مخلوق اللہ تعالےٰ کا قرب اور لقا کا مقام حاصل کر سکتی ہے۔

پس بشریت کے مقام سے سیر روحانی کا آغاز ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے اس کا نام احسن تقویم رکھا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی ان دو آیات میں جن کی میں نے ابھی تلاوت

کی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ اے رسول! تم دُنیا میں اعلان کر دو اور اس عظیم الشان اعلان پر مشتمل ان آیات (انما انا بشر مثلکم) کو بشریت کے کمال کے ذکر سے شروع کر کے آگے سیر روحانی پر ختم کیا۔ اب ایک ایسے فرد واحد نے خدائی حکم کے ماتحت یہ اعلان کیا کہ میں تم جیسا ہی بشر ہوں۔ وہ خدا تعالیٰ کے قریب تر ہوا جیسا کہ خود قرآن کریم کی یہ آیہ کریمہ ہے۔

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ (النجم ۵۳: ۱۰)

اس حقیقت کی مظہر ہے اور اس سے زیادہ قرب کسی اور فرد بشر کے لئے حاصل کرنا تو کیا اُس کا جاننا بھی حاصل ممکن نہیں چنانچہ آپ کی علو شان پر وہ حدیث قدسی بھی روشنی ڈالتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

"لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ"

یعنی اے رسولؐ! اگر تیرا وجود پیدا نہ کرنا ہوتا، اگر تجھے دُنیا کے لئے نمونہ نہ بنانا ہوتا تو میں مخلوق ہی پیدا نہ کرتا۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ اعلان کروایا کہ میں بھی تمہارے جیسا بشر ہوں تمہارے جیسا انسان ہوں، جہاں تک انسانی عزت، شرف اور مرتبہ کا سوال ہے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں کیونکہ جس طرح میں احسن تقویم یعنی بشریت کے لحاظ سے مٹی کا ایک پتلا ہوں اسی طرح تم بھی مٹی کے پتلے ہو، جس طرح میں اشرف المخلوقات کا ایک فرد ہوں اسی طرح تم بھی اشرف المخلوقات کے فرد ہو۔ جس طرح میں سیر روحانی میں

بلند سے بلند درجات

پا سکتا ہوں اسی طرح تم بھی بلند سے بلند درجے حاصل کر سکتے ہو۔ اور یہ کہہ کر ایک طرف دنیا میں انسانی عزت اور شرف کو قائم کیا اور دوسری طرف ہر فرد بشر کو اس طرف بھی متوجہ کیا کہ آخر میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں، اگر مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بلند سے بلند مقام حاصل ہو سکتا ہے تو تمہیں بھی بلند درجہ کیوں نہیں حاصل ہو سکتا۔ تم بھی خدا کی راہ میں مخلصانہ کوشش کرو، سچی قربانیاں دو، حقیقی مجاہدہ اختیار کرو، جذبہ فدائیت اور عاشقانہ ایثار کے نمونے پیش کرو۔ خدا تعالیٰ تم سے بھی پیار کرنے لگ جائے گا، تم بھی اپنی اپنی استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا کو حاصل کر لو گے۔

اب اگر جیسا کہ اعلان کیا گیا ہے اشرف المخلوقات کا فرد ہونے کے لحاظ سے ہر انسان کا مقام اتنا بلند ہے تو ظاہر ہے کہ ہم پر کس قدر اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ آج دنیا ایک دوسرے کی عزت اور ایک دوسرے کا احترام کرنے کا سبق بھول چکی ہے۔ جو شخص امیر بن جاتا ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے کچھ مال دے دیا ہے (جو دراصل اس کے امتحان کے لئے ہوتا ہے) تو وہ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ میرا رب میری کچھ خوبیاں دیکھ کر مجبور ہو گیا تھا کہ مجھے مال عطا کرے اور دنیوی نعمتوں سے نوازے۔ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ مال دے کر دراصل میرا امتحان لیا جا رہا ہے بلکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ میرا مال و دولت میری عزت واحترام کی نشانی ہے اس لئے اپنے سے کم تر آدمی کو حقیر قرار دینے لگ جاتا ہے، اس کے ساتھ محبت اور حسن سلوک سے پیش نہیں آتا، اس کی عزت واحترام نہیں کرتا، اگر وہ کسی وقت اس کے گھر میں آ جائے تو اسے دھکے دے کر باہر نکال دیتا ہے اور اگر کبھی اس سے بات بھی کرے گا تو اس حال میں کہ ماتھے پر تیوری چڑھا نے اور آنکھوں میں غیظ وغضب کے آثار ظاہر ہوں گے۔ مگر یہ امیر شخص اس حقیقت کو فراموش کر دیتا ہے کہ بحیثیت بشر ہونے کے جو مقام اس کا ہے وہی مقام اس غریب آدمی کا بھی ہے جو اس کو ملنے آیا ہے۔ وہ یہ بھول رہا ہوتا ہے کہ اسلام تو انسانی عزت اور اس کے شرف کو قائم کرنے کا حکم دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہیں سے دراصل

سیر روحانی کی ابتداء

ہوتی ہے اور انسان اپنے مقصد حیات کو پا لیتا ہے اور سیر روحانی کی ابتداء صرف انسان سے ہو سکتی ہے، گدھے یا گھوڑے سے نہیں ہو سکتی، گیدڑ یا چمگادڑ سے نہیں ہو سکتی، بھیڑیے یا سؤر سے نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ تو بوجہ خادم الانسان ہونے کے خادمانہ طاقتیں لے کر اس دنیا میں پیدا ہوئے ہیں اور خادمانہ زندگی گزارنا ہی اُن کا مقصد حیات ہے۔ ہر چیز انسان کی خدمت کے لئے مسخر کی گئی ہے آگے یہ انسان کی اپنی سمجھ اور استعداد پر منحصر ہے کہ وہ ان سے کہاں تک فائدہ اٹھاتا ہے لیکن ان کی پیدائش کا مقصد صرف یہ ہے کہ انسان کی خدمت کریں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا انسان پر اتنا بڑا احسان ہے کہ اس سے بڑھ کر احسان ہمارے تصور اور گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو نہ صرف انسان کی خدمت پر مامور کیا ہے بلکہ انسان کو ان پر شرف اور رتبہ بھی بخشا۔ انسان کے وسیع تر اختیارات سے ان کو نیچے رکھا۔ ان کی فطرت کو یہ اختیار نہیں دیا کہ چاہیں تو وہ انسان کی خدمت کریں اور چاہیں تو نہ کریں۔ ورنہ تو ہماری شیروں سے بھی لڑائی ہوتی گیدڑوں سے بھی لڑائی ہوتی بچھوؤں سے بھی لڑائی ہوتی اور ہر چیز سے ہماری جنگ شروع ہو جاتی۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا انسان پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے فضل سے ہر ایک چیز کو انسان کا خادم بنا دیا اور اُسے یہ کہا کہ میں تجھے جو بھی حکم دوں گا تیری فطرت اس کو قبول کرے گی اور اس سے باہر نکلنے کی طاقت نہیں رکھے گی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی قرآن کریم کی اس آیہ کریمہ: "... يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ" (التحریم ۶۶: ۷) (یعنی فرشتوں کو اللہ تعالیٰ جو بھی حکم دیتا ہے وہ اس کے پابند ہوتے ہیں اس حکم سے باہر نہیں نکل سکتے) کی رو سے یہی تفسیر کی ہے کہ فرشتوں کی اس تعریف کے مطابق تو ہر مخلوق کا ہر ذرہ فرشتہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ قدرت ہی نہیں دی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو اپنی مرضی سے ٹال سکیں۔ اس کے نتیجہ میں وہ قہر خداوندی کو قبول کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ انسان بسا اوقات تیار ہو جاتا ہے مگر یہ چیزیں تیار نہیں ہوتیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ بڑا ہی احسان ہے کہ جس چیز کو اس نے ہماری خدمت پر لگایا ہے اس کو یہ اجازت ہی نہیں دی کہ وہ رسہ تڑوا کر بھاگ جائے اور ہماری خدمت کرنے سے انکار کر دے الغرض ساری چیزیں اپنے اپنے کام پر لگی ہوئی ہیں۔ انسان کو بشریت کے مقام پر لا کھڑا کیا اور فرمایا اے بنی نوع انسان! اس مٹی سے پیدائش کی جو بہترین شکل بن سکتی تھی وہ شکل میں نے تمہیں عطا کر دی ہے۔ احسن تقویم میں میں نے تمہیں پیدا کر دیا ہے۔ تمہیں اشرف المخلوقات بنا دیا ہے۔ دُنیا کی ہر چیز تمہاری خدمت پر لگا دی ہے۔ اب تمہاری زندگی کا مقصد یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے خادم اور اس کے بندے بن جاؤ۔ تمہارا کام اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا نہیں ہے تمہارا کام مخلوق کے آگے سر جھکانا اور اُن سے مانگنا بھی نہیں ہے۔ نہ ہی تمہارا یہ کام ہے کہ تم بعض کو بعض پر ترجیح دو۔ تم اشرف المخلوقات ہو۔ تم میں سے ہر ایک کی عزت اور شرف اور مرتبہ بحیثیت انسان ایک دوسرے کے برابر ہے یہاں تک کہ افضل البشر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اللہ تعالیٰ کے قول کے مطابق بتقاضائے بشریت دوسرے انسانوں ہی کی طرح تھے۔ درحقیقت یہ ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم اعلان

ہے۔ جب ہم اس کے متعلق سوچتے ہیں تو حیران ہو جاتے ہیں کہ اس قدر عظیم اعلان بنی نوع انسان کے سامنے کیا گیا ہے جس کی عظمت کو وہی سمجھ سکتا ہے جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کو سمجھتا ہو۔ اور اس حقیقت سے آگاہ ہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم انسان ہوتے ہوئے بشریت کے مقام سے سیر روحانی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے قریب ہو گئے اور ایسا عظیم قرب حاصل کیا کہ اس سے زیادہ قرب تصور میں بھی نہیں آسکتا۔ نہ کسی ماں جائے نے کبھی اتنا قرب حاصل کیا اور نہ ہی آئندہ کر سکتا ہے۔ تاہم آپؐ کی زبان مبارک سے یہ کہلوایا گیا کہ بشر ہونے کی حیثیت میں مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں۔ انسانی شرف اور اس کے احترام کے لئے اس سے بڑھ کر عظیم اعلان اور کیا ہو سکتا تھا آپؐ نے بنی نوع انسان سے فرمایا کہ جب ہر فرد بشر بطور بشر میرے جیسا ہے تو دو چیزیں لازم آتی ہیں یعنی اس سے آگے پھر دو نتیجے نکلتے ہیں۔ ایک، یہ کہ ہر فرد بشر کی عزت واحترام لازمی ہے۔ اگر کوئی کسی کی بے عزتی کرے گا یا کسی کو بنظر حقارت دیکھے گا تو یہ ایسا ہی ہو گا جیسے کہ تم نے میری بے عزتی کی اور مجھے حقارت کی نظر سے دیکھا کیونکہ میرا مقام شرف بطور بشر کے اس سے بڑھ کر نہیں ہے۔ تم نے کسی کی بے عزتی کی تو گویا میری بے عزتی کی۔ اس واسطے یہ بات یاد رکھنا کہ کسی بھی شخص کی بے عزتی نہیں کرنی۔ کسی کو بھی حقارت کی نظر سے نہیں دیکھنا ہر ایک کی عزت واحترام کرنا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں میں ایسی گندی عادت پڑ گئی ہے کہ بات بات میں ایک دوسرے کو طعنے دیتے ہیں۔ ایک دوسرے کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اپنے آپ کو کچھ کا کچھ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ اُن کا ہر ایسا فعل دراصل نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہونے کے مترادف ہے اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والا ہے۔ آج دنیا پیار کی بھوکی ہے عزت واحترام کی متلاشی ہے آج دُنیا میں ہمیں جو بے چینی نظر آ رہی

ہے اسکی بہت سی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ انسان کو بطور بنی نوع انسان کے اشرف المخلوقات نہیں سمجھا گیا حالانکہ سارے انسان ایک ہی طرح کے ہیں اور اشرف المخلوقات کے شرف سے مشرف ہیں بحیثیت بشر کوئی بھی کسی دوسرے سے بزرگ و برتر نہیں۔ اس لئے ہر مسلمان کو دوسرے کی عزت و احترام کرنا چاہیئے۔ اگر وہ دوسرے کی عزت و احترام نہیں کرتا تو وہ دراصل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و احترام نہیں کرتا۔ یہ بڑا خطرناک مقام ہے۔ ہر آدمی کو سمجھایا جائے تو وہ سمجھ سکتا ہے چہ جائیکہ ایک احمدی جو ہدہد جو اولیٰ اس حقیقت کو سمجھ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن کی خاطر یہ کارخانہ عالم وجود میں آیا تھا بشر ہونے کے لحاظ سے آپؐ کی عزت و احترام کی طرح ہر انسان کی عزت و احترام واجب ہے

جیسا کہ میں نے بتایا ہے انسانی عزت و احترام کے قیام کا یہ ایک زبردست اعلان ہے۔ آج دنیا اس کی متقاضی ہے۔ غیر تو غیر ہیں خود ہم مسلمانوں میں بھی اس طرف توجہ نہیں رہی۔ ہم نے غریب کی عزت کرنی چھوڑ دی ہے، ہم نے لاوارث کی عزت کرنی چھوڑ دی ہے ہم نے یتیم کی عزت کرنی چھوڑ دی ہے ہم نے کم علم یا ان پڑھ کی عزت کرنی چھوڑ دی ہے، اس کے برعکس دولت مند کی عزت کرنی شروع کر دی ہے۔ ہم مسلمان وجاہت اور دبدبہ سے مرعوب ہونے لگے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے تو یہ فرمایا تھا کہ امیر و غریب بحیثیت انسان ہونے کے سب برابر ہیں۔ بشر ہونے کے اعتبار سے ایک سیاسی اقتدار کے مالک شخص اور ایک کم مایہ، غریب لاچار اور ان پڑھ کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اور یہ آپس میں برابر ہیں۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے دنیا اس تعلیم کو بھول چکی ہے۔ انسانی فطرت اس کی بھوکی ہے افریقہ کے رہنے والے کئی سو سال سے مختلف تعصبات کے درمیان محرومی اور بے عزتی کی زندگی گزارتے چلے آرہے تھے۔ ہمارے مبلغ وہاں گئے۔ انہوں نے اسلام کی تبلیغ کی۔ اسلامی مساوات سے روشناس کرایا تو وہ حیران ہو گئے اور سوچنے لگے کہ کیا ہم بھی اتنے ہی معزز ہیں جتنے یہ باہر سے آنے والے لوگ معزز ہیں کیونکہ دوسرے مشنریز (MISSIONARIES) نے ان کو یہ احساس ہی نہیں دلایا تھا کہ بحیثیت انسان ہونے کے وہ بھی شرف اور مرتبہ رکھتے ہیں اور عزت و احترام کے مستحق ہیں۔ ان کے سامنے جب یہ تعلیم پیش کی گئی اور جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا کہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو سب زمانوں اور مکانوں کے لئے مبعوث ہوئے تھے جن کی عزت اربوں ارب لوگوں نے کی اور ہوتی چلی جائے گی جن کے لئے فدائیت کے بے نظیر نمونے پیش کئے گئے۔ آپؐ نے یہ فرمایا ہے کہ میں بلحاظ بشر ہونے کے تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ چنانچہ اتنے بڑے اور عظیم الشان انسان کی زبان مبارک سے رنگ و نسل کی تفریق کو یکسر مٹا دینے کی اس تعلیم سے وہ بے حد متاثر ہوتے ہیں۔ اور اس

محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

کے لئے ان کے دلوں میں عزت و احترام کا بے پناہ جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اسلامی تعلیمات کی تبلیغ ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ اب وہ ہمارے مبلغوں سے گلے ملتے ہیں۔ اور ان سے پیار و محبت کرنے لگے ہیں۔ غرض انما انا بشر مثلکم " میں اللہ تعالیٰ نے جن ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ان کی طرف متوجہ ہونا ہر ایک احمدی کے لئے از بس ضروری ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعلان کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر آپؐ ہمارے جیسے ایک انسان ہو کر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے سیر روحانی میں بلند ترین مراتب حاصل کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے افضال کا مورد بن سکتے ہیں تو اے انسان! تمہارے دل میں مایوسی کیوں پیدا ہوتی ہے! تمہارے لئے بھی قرب الٰہی کے دروازے کھلے ہیں۔ تم بھی سیر روحانی میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی روشنی میں اپنی اپنی استعداد کے مطابق انتہائی قربانیوں کے نتیجہ میں بلند تر روحانی مقام حاصل کر سکتے ہو۔ چنانچہ فرمایا

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا

اس سے پہلے فرمایا تھا کہ میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں اور بشر ہونے کے لحاظ سے میری عزت بھی اتنی ہی ہے جتنی تمہاری عزت ہے اور اس سے ہمیں یہ سبق دینا مقصود ہے کہ دنیاوی تفاوت عزت و احترام یا ذلت اور حقارت کا باعث نہیں بننا چاہیئے۔ اسلام میں ان معنوں میں عزت یا ذلت کا کوئی تصور موجود ہی نہیں ہے کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ جو زیادہ مالدار ہے وہ زیادہ عزت والا ہے کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا جو زیادہ چرب زبان ہے وہ زیادہ عزت والا ہے۔ کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ جس کی تقریر لاکھوں کے مجمع کو مسحور کرتی چلی جاتی ہے اور وہ ایک دنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ (دنیوی لحاظ سے کئی ایسے چرب زبان لوگ پیدا ہوئے ہیں) وہ زیادہ معزز ہے۔ اور اسی طرح کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا ہے کہ جس کو کم دولت ملی ہے یا سرے سے ملی ہی نہیں وہ ذلیل اور قابل حقارت ہے کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا ہے کہ جو شخص اپنے ماحول میں کسی وجہ سے تعلیم نہیں حاصل کر سکا وہ ذلیل اور حقیر ہے۔ کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ ایک شخص جو دنیوی علوم میں کمال حاصل کر لیتا ہے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس کی زیادہ عزت و احترام ہے۔

احسن تقویم یعنی بشریت کے مقام سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی کسی انسان کو کسی دنیوی وجہ سے معزز یا ذلیل قرار نہیں دیا۔ چنانچہ ان لوگوں کو تنبیہہ کی گئی ہے جن کا یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ ہمارے اموال ہمیں معزز و محترم بناتے ہیں اور جو رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ (الفجر ۸۹: ۱۶) کا نعرہ لگاتے ہیں لیکن جب بشریت یعنی احسن تقویم کے مقام سے انسان سیر روحانی میں بلند سے بلند ہونے لگتا ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب تم میں سے بعض بعض پر اعزاز و اکرام پانے میں سبقت لے جائیں گے اور بعض اپنی بدعملیوں کی وجہ سے معزز نہیں رہیں گے۔ غرض احسن تقویم یعنی بشریت کا مقام انسانی عزت یا ذلت کا نقطۂ آغاز ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنی نوع انسان نے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (الحجرات ۴۹: ۱۴) کے ان الٰہی الفاظ میں کہ جو زیادہ متقی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں زیادہ معزز ہے پہلی دفعہ بشریت کے مقام سے بلندی کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے یہ سنا کہ اب تم میں سے بعض معزز ٹھہریں گے اور بعض ذلیل۔ اور بعض بعض سے زیادہ معزز ہوں گے اور بعض بعض سے نسبتاً کم۔ ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ سیر روحانی سے بلند ہونے کا مرحلہ تم طے نہیں کر سکتے جب تک تم ہماری ہدایت پر عمل نہ کرو۔ اور قرآن کریم نے

بنیادی طور پر

ہمیں یہ ہدایت دی کہ سیر روحانی میں بلندیوں کو وہی لوگ حاصل کر سکیں گے جو اعمال صالحہ بجا لائیں گے یعنی ایک تو یہ کہ ان کے اعمال میں کوئی فساد نہیں ہوگا اور دوسرے یہ کہ ان کے اعمال وقت اور موقع محل کے مطابق ہوں گے اور تیسرے یہ کہ ان کے اعمال خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں گے۔

پس وہ عمل جو فساد سے خالی ہو (اور فساد کی آگے لمبی تفصیل خود قرآن کریم نے بیان کی ہے میں اس وقت اس کی تفصیل میں نہیں جا سکتا) اور پھر وہ موقع و محل کے مطابق بھی ہو اور ایسا ہو کہ جس کو اختیار کر کے یہ کہا جا سکے کہ یہ وہ شخص ہے جو اس گروہ میں شامل ہو گیا جس کے متعلق آتا ہے

وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ (الحج ۲۲: ۲۵)

صراط حمید اس راہ کو کہتے ہیں کہ وہ جس منزل تک انسان کو پہنچائے وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں قابل تعریف ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ بھی اس کی تعریف کرنے لگے اور انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے پس جن اعمال میں یہ تین خصوصیتیں پائی جائیں گی۔ وہ اعمال صالحہ کہلائیں گے۔ اور ان اعمال صالحہ کے بجا لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اعمال صالحہ بجا لانے میں کامیاب ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں معزز بن جاؤ گے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کی نگاہ میں ذلیل ہو جاؤ گے۔ چنانچہ اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے ان دو آیات (جن کی میں نے شروع میں تلاوت کی تھی) کے علاوہ اور بھی کئی جگہ بار بار دہرایا ہے یہ بتانے کے لئے کہ توحید خالص کو قائم کرنا بڑا ہی ضروری ہے۔ سورۃ کہف کی آیہ کریمہ کو توحید خالص کے ذکر سے شروع کیا اور اس کے آخر میں یہ فرمایا ہے کہ شرک سے پرہیز کرو۔ سورۃ حم سجدہ کی آیہ کریمہ میں جہاں یہ اعلان فرمایا اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وہاں شروع میں یہ فرمایا کہ اب توحید خالص تمہیں بشر کے مقام سے اٹھا کر قرب الٰہی کے اعلیٰ مقام تک پہنچا سکتی ہے کیونکہ توحید خالص پر عمل قائم ہو نہ وحی الٰہی یعنی اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے بغیر ممکن ہی نہیں اسلئے فرمایا اِنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فرمایا وحی کے ذریعہ سکھایا ہے کہ تم روحانی رفعتوں کو کن ہدایات پر عمل کر کے حاصل کر سکتے ہو

جیساکہ میں نے ابھی تشریح کی ہے پہلے یہ فرمایا تھا کہ اعمال صالحہ بجا لانا۔ دوسری جگہ فرمایا کہ خالی اعمال صالحہ بجالانے کافی نہیں بلکہ استقلال اور استقامت سے اعمال صالحہ بجالانا ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ رمضان کے پہلے پندرہ دن روزے رکھ لئے اور دو دو گھنٹے تک نماز تراویح پڑھتے میں لگے رہے لیکن اگلے پندرہ دن تاش کھیلنے میں گذار دئے۔ فرمایا:۔ فَاسْتَقِیْمُوْا اِلَیْہِ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف انابت اور رجوع کی حالت میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استقلال اور استقامت

پیدا کرو اور یہی کیفیت اعمال صالحہ بجالانے میں بھی پیدا کرو۔ پھر یہ فرمایا وَاسْتَغْفِرُوْہُ تم اپنے زور سے ایسا کبھی نہیں کر سکتے اسلئے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو۔ پس فرمایا اگر تم استقلال اور استقامت سے اعمال صالحہ پر قائم رہو گے اور اعمال صالحہ کی بجا آوری میں اپنی قوت اپنی استعداد، اپنی طاقت اور اپنی قابلیت، اپنے تقویٰ اور طہارت پر بھروسہ نہیں کرو گے اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر کاربند رہتے ہوئے اس سے مدد چاہو گے تو پھر تم اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی لقاء کو حاصل کر لو گے۔ اس کے بعد فرمایا ہے وَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ سورہ کہف کی آیہ کریمہ کے آخر میں فرمایا تھا لَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا کسی اور کو شریک فی العبادۃ نہیں کرنا۔ یہاں یہ فرمانے کے بعد کہ اعمال صالحہ بجالانے میں استقلال اور استقامت سے قائم رہنا یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی رضا کو زور بازو سے حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر تم یہ سمجھو کہ رضائے الٰہی کے حصول کی طاقت خود تمہارے اندر موجود ہے تو تم متکبر ہو کر خدا تعالیٰ کی نگاہ سے گر جاؤ گے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہو اور اس سے یہ دعا کرتے رہو کہ وہ تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپ لے اور اس نے جو طاقتیں اور قابلیتیں تمہیں عطا کی ہیں وہ انہیں اجاگر کرے اور ان میں جلا بخشے۔ اگر تم اس میں کامیاب ہو گئے تو تم نے مقصد حیات کو پا لیا۔ اگر کامیاب نہ ہوئے تو سمجھو کہ تم توحید خالص سے بھٹک گئے۔ تم نے کچھ خدا کا اور کچھ اس کے غیر کا سمجھ لیا۔ تم کبھی اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکے اور کبھی غیر اللہ کے سامنے جھکے۔ تم نے کبھی خدا تعالیٰ پر توکل کیا اور کبھی اس کی مخلوق یعنی انسان وغیرہ کے آگے ہاتھ پھیلا دیا۔ اس صورت میں یاد رکھو وَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ۔ شرک خواہ کسی قسم کا ہی کیوں نہ ہو انسان کو اللہ تعالیٰ کے غضب اور اسکے قہر کا مورد بنا دیتا ہے تم اس سے بچتے رہو۔

غرض اللہ تعالیٰ نے ان دو آیات میں ایک تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عظیم الشان اعلان کروایا کہ میں بھی تمہارے جیسا بشر ہوں۔ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر میں بشر ہونے کے باوجود مقرب الٰہی بن سکتا ہوں تو تمہارے لئے بھی یہ راہ کھلی ہے۔

پس انسانی شرف اور اس کے احترام پر مشتمل اس حکیمانہ تعلیم کی موجودگی میں تم ایک لحظہ کے لئے بھی یہ کیسے سوچ سکتے ہو کہ تمہارے اور ایک غریب بھائی تمہارے اور ایک ان پڑھ بھائی، تمہارے اور ایک مسکین بھائی تمہارے اور ایک محروم بھائی تمہارے اور ایک سائل بھائی کے درمیان فرق ہے جسے تم اپنی عزت اور اپنے محتاج بھائی کی ذلت پر محمول کرتے ہو حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپکے

اسوۂ حسنہ کی روشنی میں

تمہارے ذہن میں یہ بات ہی نہیں آنی چاہیئے اور ہر انسان کی خواہ وہ اپنی زندگی میں کسی بھی ادنیٰ مقام پر تمہیں نظر کیوں نہ آئے اس کی عزت و احترام کرنی چاہیئے۔ اس کی ہمدردی اور خیر خواہی کرنی چاہیئے اس کو اپنے سے کمتر اور ذلیل نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اُسے بھائیوں کا سا درجہ دیتے ہوئے اپنے برابر بٹھانا چاہیئے اور اسے یہ احساس دلانا چاہیئے کہ تم بھی ہماری طرح معزز ہو۔ پس ہمارے معاشرہ کا غریب اور کمزور حصہ اس حسن اخلاق اور اس حسن سلوک کا محتاج ہے وہ تمہارے پیار اور محبت کا بھوکا پیاسا ہے۔ تم ان کی اس بھوک اور پیاس کو مٹانے کی کوشش کرو تاکہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے دل میں جاگزیں ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ تعلیم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اسوۂ حسنہ ہی انہیں متاثر کر سکتا ہے اسی طرح یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ دیکھو بشر کے مقام کو ایک جیسا کر کے اس میں اونچ نیچ نہ رکھ کر اس میں پہاڑیاں اور وادیاں نہ بنا کر خدا تعالیٰ نے تمام انسانوں کو ایک مقام پر لا کھڑا کیا ہے، اس کی کوئی حکمت ہونی چاہیئے، اس کی کوئی وجہ ہونی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ بغیر حکمت کے تو کوئی کام نہیں کرتا۔ اور وہ حکمت یہ ہے کہ جب مٹی کے پتلوں نے احسن تقویم کی شکل کو اختیار کر لیا اور اس میں بلند پروازی کی طاقت رکھ دی گئی تو فرمایا اب تم سیر روحانی شروع کرو اور خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو تلاش کرو۔ تم عاجزانہ رنگ میں کوششیں کرتے ہوئے، ہر وقت خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے، اپنے آپ پر کوئی فخر نہ کرتے ہوئے، تکبر کی ہر لعنت سے بچتے ہوئے خدا تعالیٰ کے سامنے جبین نیاز رکھ کر اس کی مدد طلب کرتے ہوئے، اس سے استغفار کرتے ہوئے ہر غیر سے منہ موڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے سیر روحانی کو شروع کرو اور اپنی اپنی قابلیت اور استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کو اس کے فضل اور اس کی رحمت کو حاصل کرو۔ اگر آپ بشر کو بشر کے مقام سے گرا دیتے ہیں تو آپ اس کو وہ پیغام کس طرح پہنچا سکتے ہیں جو احسن تقویم سے شروع ہو کر انسان کو بلندیوں تک لے جاتا ہے۔ بشر کے مقام سے ورے ہمیں سیر روحانی نظر نہیں آتی

سیر روحانی کا آغاز

بشریت کی سطح سے شروع ہوتا ہے۔ اگر آپ انکو بشر نہیں سمجھتے اور بشر کی حیثیت میں عزت و احترام کا وہ درجہ نہیں دیتے جو خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دیا ہے تو آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام مؤثر طریق پر ان کے کانوں تک کیسے پہنچا سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں

احسن تقویم کی صورت

میں پیدا کیا ہے یا یہ کہ تم بشریت کے مقام سے سرفراز ہوئے لیکن تمہاری آخری منزل یہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس غرض کے لئے پیدا نہیں کیا۔ تمہیں روحانی منزلیں طے کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور انکی تو کوئی انتہا ہی نہیں کیونکہ جب خدا تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں بے انتہا اور وراء الوراء ہے تو ظاہر ہے اس کے قرب کے بھی لامحدود درجے اور منازل ہیں۔ کسی بھی مقام پر جا کر وہ ختم نہیں ہوتے۔ پس اس نہ ختم ہونے والی منزل پر انسان کا ہر قدم جو پڑتا ہے اور ہر ساعت جو گذرتی ہے وہ اس کی زندگی کی بلکہ سارے انسانوں کی زندگیوں کی ساری لذتوں اور سرور سے زیادہ اچھی ہوتی ہے۔ وہ زیادہ خوشی پہنچانے والی ہوتی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے پیار کی جھلک دُنیا کے پیار اور محبت سے کہیں برتر اور اعلیٰ ہوتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیار اور محبت کا مقابلہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ بہرحال آپ بنی نوع انسان تک یہ پیغام پہنچا نہیں سکتے جب تک پہلے آپ اس کو یہ خوشخبری نہ دے دیں کہ دیکھو اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کا اعلان کر دیا گیا

ایک عظیم الشان بشارت

انسان کو مل چکی۔ احسن تقویم کا مقام اسے حاصل ہو گیا۔ ہر انسان خواہ وہ دنیا کے کسی بھی خطہ

میں پیدا ہوا ہو خواہ وہ کسی بھی زمانہ سے متعلق ہو انسانی شرف اور مرتبہ میں ہر دوسرے انسان کے مساوی اور برابر ہے۔ کوئی انسان دوسرے انسان سے برتر نہیں۔ کسی کے متعلق زیادہ معزز اور کم معزز کا فقرہ استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ جب انسان اپنا یہ مقام پہچان لیتا ہے تو گویا وہ ایک ایسے دور میں داخل ہو جاتا ہے جس میں داخل ہونے کے بعد انسانی عزت قائم ہو جاتی ہے اُسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر انسان اس دور میں داخل ہو کر اس دور کی ذمہ داریوں کو نہیں نباہتا اور فطرت کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے قہر اور غضب اور نفرت اور حقارت کا مستوجب ٹھہرتا ہے۔ اس کے برعکس اگر تمہاری فطرت، اگر تمہاری روح اس کو برداشت نہیں کرتی تو پھر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس سیر روحانی کو شروع کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شاہراہ پر قدم بقدم رفعتوں کے حصول کے بعد خدا تعالیٰ کے انتہائی قرب کو پایا۔ وہی راہ ہم سب کے لئے کھلی ہے۔ اس راہ پر چل کر ہم بھی اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر سکتے اور اس کے غضب سے بچ سکتے ہیں۔ اس راہ کو اختیار کرتے ہوئے ہو سکتا ہے کسی کے حصہ میں اللہ تعالیٰ کا پیار شاید کم آئے اور کسی کے حصہ میں زیادہ۔ لیکن ہر ایک کو خدا تعالیٰ کا پیار میسر آجاتا اور اس کی رضا حاصل ہو جاتی ہے۔ خدا کرے کہ بنی نوع انسان کا ہر فرد اس حقیقت کو سمجھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کے الفاظ میں جو عظیم الشان اعلان کروایا گیا ہے ہر انسان اس ندا پر کان دھرے اور اپنی زندگی میں ہر لحظہ یہ کوشش کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اس کو حاصل ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حل شدہ پرچہ جات واپس بھجوائیں

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ۲۵ رجون کو منعقد ہو چکے ہیں قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ حل شدہ پرچہ جات جلد از جلد واپس بھجوا دیں تاکہ ان پر نمبر لگانے کے بعد نتیجہ کا اعلان کیا جا سکے۔

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

کیا ہر رکن مجلس انصار اللہ تحریک جدید کا مجاہد ہے؟

ہر مجلس اس کا اہتمام کر کے رپورٹ کرے!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مندرجہ الفضل کی روشنی میں انصار بھائی تحریک جدید کا معیار بلند تر کرنے کے ذمہ دار ہیں اس ذمہ داری کو کماحقہ نبھانے کیلئے ضروری ہے کہ پہلے انصار بھائی خود اس مجاہدہ میں شامل ہوں ورنہ دوسروں کو نصیحت خود میاں فضیحت والا معاملہ ہوگا۔ اس لئے قیادت ہذا کی طرف سے ایک سرکلر چٹھی کے ذریعہ یہ تحریک کی گئی تھی کہ مجلس انصار اللہ کا ہر رکن اپنی حیثیت کے مطابق تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لے اور ہر مجلس مرکز کو معین الفاظ میں رپورٹ کرے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر رکن تحریک جدید کا مجاہد ہے۔ مگر ماہ ہجرت (مئی) کی رپورٹوں کی پڑتال کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ کسی مجلس نے بھی ابھی تک ان معین الفاظ میں رپورٹ نہیں بھجوائی۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ تاکیدی درخواست ہے کہ بھرپور کوشش کر کے ہر رکن کو تحریک جدید کا مجاہد بنایا جائے اور پھر اس کی رپورٹ مرکز کو ارسال کی جائے خواہ الگ چٹھی کے ذریعہ یا ماہانہ رپورٹ میں تحریک جدید کے کالم میں ذکر کر دیا جائے بہر حال اس ضمن میں ہر مجلس سے معین رپورٹ مطلوب ہے۔

قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کی تاریخیں مؤرخہ ۸-۹-۱۰ اخاء/اکتوبر ۱۳۵۰ ہش ۱۹۷۱ء بروز جمعہ ہفتہ، اتوار منظور فرمائی ہیں۔

لہٰذا تمام قائدین مجالس ابھی سے اس اجتماع میں شمولیت کی تیاری شروع کر دیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تجاویز برائے شوریٰ خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ کا انعقاد ہوگا۔ قائدین مجالس مقامی قائدین اضلاع اور قائدین علاقہ سے التماس ہے کہ شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ دفتر مرکزیہ میں تجاویز بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۰ تبوک/ستمبر ۱۳۵۰ ہش ۱۹۷۱ء ہے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

مجلس خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ۱۴ اگست ۱۹۷۱ء سے شروع ہو رہے ہیں جملہ قائدین خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ مختلف امتحانات میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد سے ۸ جولائی ۱۹۷۱ء تک اطلاع دیں تاکہ سوالات کے پرچے بھجوائے جا سکیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعلانات دارالقضاء

مسماۃ زہرہ بانو بیوہ حکیم مرزا عبدالرحمٰن صاحب معرفت خلیل اینڈ سنز مکان B-822/3 ڈرگ کالونی کراچی نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند حکیم مرزا عبدالرحمٰن صاحب آف گنڈ کوٹ کا مؤرخہ ۳۰/۱/۶۶ کو انتقال ہو چکا ہے مرحوم کے نام مکان ۳/۲ رقبہ ایک کنال محلہ دارالیمن ربوہ الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان ہیں۔

۱۔ شاہدہ بیگم ۔ ۲۔ طاہرہ بیگم ۔ ۳۔ بشریٰ بیگم ۔ ۴۔ زاہدہ بیگم ۔ ۵۔ رخسانہ بیگم ۔ ۶۔ آفتاب احمد ۔ ۷۔ شہاب احمد۔

لہٰذا استدعا ہے کہ مکان مذکورہ بالا میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ مرحوم کے مندرجہ بالا وارثان کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اس درخواست پر مکرم منظور احمد صاحب شاد صدر حلقہ ڈرگ کالونی و مجید احمد صاحب ناظم اصلاح و ارشاد اور سعید احمد صاحب کے دستخط ثبت ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

ناظم دارالقضاء

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز کو ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجوانا ہر قائد مجلس کی نہایت اہم ذمہ داری ہے ماہ احسان (جون) ختم ہو گیا ہے لیکن بہت کم مجالس نے ماہ ہجرت (مئی) کی رپورٹ بھجوائی ہے قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ جنہوں نے ابھی تک ماہ امان تا ہجرت (مارچ تا مئی) کی رپورٹس نہیں بھجوائیں وہ جلد از جلد تیار کر کے بھجوائیں۔ نیز قائدین ماہ احسان (جون) کی رپورٹس ۲۰ تاریخ سے پہلے بھجوانا نہ بھولیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دے۔

مجالس خدام الاحمدیہ کو اس ماہ کے آخر تک ۳/۲ بجٹ ضرور پورا کر دینا چاہیئے۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۔/۱۵ روپے **نورنظر** اولاد نرینہ کے لئے کورس ۔/۲۵ روپے **خورشید یونانی** دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ ۔ فون نمبر ۳۸

درود شریف کی غرض

تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہو

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔

"جب ہم درود پڑھتے ہیں تو ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ جذبہ یاد آجاتا ہے اور ہمارے دلوں میں بھی یہ خواہش موجزن ہوتی ہے کہ تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہو اور کیا آبادیاں اور کیا ویرانے ہر جگہ اللہ اکبر کی آواز بلند ہو ...... مومن کے دل میں یہ تڑپ ہوتی ہے کہ میں وہاں اللہ کا نام بلند کروں جہاں کسی نے بھی نہیں کیا"

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی ایک ایسی جماعت ہے جس نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی کی فرمودہ سکیم کے مطابق وسیع پروگرام کے تحت اکناف عالم میں اللہ تعالیٰ کی توحید کو بلند کرنے کے لئے مساجد کی تعمیر کا کام شروع کیا ہوا ہے اور ان مساجد سے دن میں پانچ وقت اللہ اکبر کی آواز بلند ہوتی ہے ۔

پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اکناف عالم میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں حصہ لے رہے ہیں سو ہماری جماعت کے جملہ مردوں ، عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی صدا بلند سے بلند تر ہوتی چلی جائے ۔

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

فوجی بھرتی

مؤرخہ ۲۱ ؍ یوم بدھ بوقت آٹھ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی ۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں ۔

کم از کم معیار بھرتی :۔

قد ۔ ۵ فٹ ۶" ؛ وزن ۔ ۱۱۳ پونڈ ؛ چھاتی ۔ ۳۲" ۔ ۳۰" ۔

تعلیم پانچ جماعت ؛ عمر ۔ ۱۷ سال سے ۲۵ سال

ناظر امور عامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

(۱) ۔ میرا بھانجا عزیزم طاہر احمد حال کراچی عمر سات سال عرصہ ایک ماہ سے گلے کی غدود بڑھ جانے کی وجہ سے بیمار ہے ۔ چند دنوں تک اس کے گلے کا اپریشن ہے احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحت کاملہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔

حفیظ احمد ناظم خدمت خلق لائل پور شہر ۔

(۲) ۔ میری اہلیہ بیگم ثریا جاہ کا سول ہسپتال سکھر میں اپریشن ہوا ہے ۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے ۔

ملک محمد خان ایبٹ آباد

(۳) ۔ خاکسار کی ممانی صاحبہ اہلیہ محمد عبد اللہ صاحب ڈسکہ آنکھوں کے علاج کی غرض سے ہسپتال میں داخل ہیں ۔ قبل ازیں ان کی ایک آنکھ کا سوئیا کا اپریشن ہوا تھا جو کامیاب نہ ہوا اور ایک آنکھ کی بینائی جاتی رہی ۔ اب دوسری آنکھ میں بھی موتیا ہے ۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بینائی بحال فرما دے ۔

خان دلاور احمد نیر دار الصدر غربی ربوہ

(۴) ۔ میرے والد محترم محمد ظہیر الدین احمد صاحب کا مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے ۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں باعزت بری فرمائے آمین

محی الدین بشیر شاہدرہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے
فی تولہ ۔ ۲ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۴۸۴ گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود ۔ ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ **تحریک جدید ربوہ**
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں ۔ سالانہ چندہ صرف ۔/۲ روپے
(مینیجر)

لیکوریا کو آرام نہ آئے تو قیمت واپس طلب کریں قیمت معہ محصول ڈاک ۔/۱۳ روپے
زنانہ ہسپتال بازار ٹھٹھیاراں ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کیلئے سونے کے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور ۔ فون نمبر ۵۲۶۲۳

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
قیمت چھ صد گولی بیس روپے
ناصر دواخانہ ربوہ ۔ فون ۴۴ ۔ گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۹

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں !

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ **الفرقان ربوہ**
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے ۔ الفرقان کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب ہیں
سالانہ چندہ صرف سات روپے
(مینیجر ماہنامہ الفرقان ربوہ)

یک روزہ پٹھیاں ۔ چوزے
لیور کی خوراک ۔ ٹیکے
ملنے کا پتہ
خلیل پولٹری فارم ربوہ
ریٹ
یک روزہ پٹھیاں ۔/۹۰ فی درجن ۔ ۱۰ روپے سینکڑہ ۱۰ فیصدی زائد
۱۰۰۰ یا زائد خریدار کو ۱۰ فیصدی زائد یک روزہ مرغ
۔/۵ روپے سینکڑہ ۔ (مینیجر)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونا کا فوری علاج کیا جاتا ہے ۔
چائنہ ڈینٹل سروس پانی والا تالاب نزد رنگ محل لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

(۱۰ تا ۱۶ وفا (۱۰ تا ۱۶ جولائی ۱۹۷۱ء))

۱۔ الحمد للہ کہ اس ہفتے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالعموم اچھی رہی الحمد للہ

۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور کیلئے اور حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

۳۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی صحت کے متعلق راولپنڈی سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گو بخار، یرقان اور درد کی شکایت اب نہیں ہے مگر بیماری کے نتیجہ میں جو شدید کمزوری ہوگئی ہے اس میں اس وقت تک کوئی فرق نہیں پڑا جس کی وجہ سے بہت فکر اور تشویش ہے احباب خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

۴۔ ہمارے دوسرے ٹیچر مکرم محمد یعقوب صاحب مع اہلیہ محترمہ نئے احمدیہ سکول کا چارج لینے کے لئے مورخہ ۶ جولائی ۷۱ء کو کراچی سے روانہ ہو کر اسی شام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت لیگوس نائیجیریا پہنچ گئے۔ الحمد للہ

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو ارض بلال کے باشندوں کی کما حقہٗ خدمت کی توفیق دے اور ہمارے اس سکول کو اسلام کے پھیلانے کا مرکز بنائے آمین۔

۵۔ ۱۰ وفا کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے تحت محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی طرف سے پوری کوشش اور جدوجہد کریں اور ہر قسم کے تکبر سے بچتے ہوئے عاجزانہ راہوں کو اختیار کریں۔ خطبہ کے آخر میں آپ نے بطور یاددہانی حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک کا ذکر فرمایا۔ جس میں آپ نے ملک کے استحکام اور سلامتی۔ جماعت کی حفاظت اور اپنی صحت کے لئے احباب جماعت کو خاص طور پر دعا کی تحریک فرمائی ہے احباب کو چاہیئے کہ التزام اور توجہ کے ساتھ یہ دعائیں کرتے رہیں۔

۶۔ محترم مولوی ابو بکر ایوب صاحب مورخہ ۱۳ جولائی بروز منگل بذریعہ سرگودھا ایکسپریس اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے بیرونی ممالک روانہ ہوگئے۔ مقامی احباب نے سٹیشن پر پہنچ کر اپنی دعاؤں کے ساتھ انہیں رخصت کیا۔

۷۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ خان بہادر غلام محمد خان صاحب گلگتی (مرحوم) مورخہ ۱۱ جولائی کو بوقت دو بجے ربوہ میں وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ۱۲ جولائی کی صبح آٹھ بجے مرحومہ کی نماز جنازہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔ جس میں احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے بعد ازاں بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ کی عمر ۹۸ سال تھی۔ ۱۸۹۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ احمدیت سے والہانہ اخلاص رکھتی تھیں مرحومہ نے تین بیٹے اور چھ بیٹیاں اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ تمام احمدی بھائی بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عنایت فرمائے۔ آمین۔

۸۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم سیٹھ اللہ جوایا صاحب جو کہ بہت مخلص خادم سلسلہ تھے مورخہ ۲۳/۶ کو بمقام ملتان وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کا جنازہ مورخہ ۲۴/۶ کو ربوہ لایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق نماز جنازہ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پڑھائی۔ جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہوئے۔ سیٹھ صاحب مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا:۔ خاکسار کے والد محترم محمد حسین صاحب اوپل ان دنوں بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ (محمد حنیف اوپل گوجرانوالہ)

ضرورت ہے

۱۔ ایک تجربہ کار ڈرائیور
۲۔ اور چند میکینکس کی

اپنے حلقہ کوائف یعنی نام۔ عمر۔ سابقہ تجربہ اپنے پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر بھجوا دیں

مینیجر: پاکستان چپ بورڈ جہلم

اضلاع لائل پور جھنگ اور سرگودھا کے زمیندار توجہ فرمائیں

بطور یاددہانی دوبارہ تحریر ہے کہ قسم گندم ۳۰۹۱۱ س جسے چناب ۷۰ بھی کہتے ہیں کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ یہ جنس اوسط پیداوار کے لحاظ سے اکثر علاقوں میں میکسی پاک سے بہتر ثابت ہو رہی ہے۔ لہذا مندرجہ بالا اضلاع کے تمام زمیندار احباب اس جنس کو اپنے علاقہ میں ضرور کاشت کریں۔ اور جو احباب آئندہ موسم میں یہ قسم بونا چاہیں وہ نظارت ہذا کو اپنی ضرورت سے جلد مطلع فرمائیں تاکہ ان کے لئے یہ بیج مہیا کیا جا سکے۔

(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

سہ ماہی سوم کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۱۰ تبوک (ستمبر) بروز جمعہ ربوہ اور ۱۲ تبوک بروز اتوار بیرونجات منعقد ہوگا۔ نصاب درج ذیل ہے۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۳ نصف آخر
۲۔ دو دو الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام بزبان اردو، عربی اور فارسی
۳۔ خلافت کی تین برکات
۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ تصانیف کے نام

تمام ناظمین اعلیٰ، ناظمین اضلاع اور زعماء اور زعماء اعلیٰ سے گذارش ہے کہ اپنے حلقہ میں تمام اراکین تک اس اعلان کو پہنچا دیں اور مطلع فرمائیں کہ انہیں امتحان کے لئے کتنی تعداد میں پرچہ جات کی ضرورت ہوگی تاکہ اسکے مطابق طباعت کا انتظام کیا جا سکے

(قائد تعلیم)

ضرورت اساتذہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں حسب ذیل اسامیاں خالی ہیں خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر درخواستیں بھجوائیں۔ درخواست پر امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی تصدیق اور سفارش ضروری ہے۔

آسامیاں
۱۔ بی۔ ایس سی، بی۔ ایڈ یا بی۔ ٹی ایک
۲۔ ایف۔ اے، سی۔ ٹی یا ایس۔ وی ۲ عدد
۳۔ پی۔ ٹی۔ آئی ایک

تنخواہ سکیل گریڈ وہی جو تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ہیں۔

مینیجر: ٹی۔ آئی ہائی سکول گھٹیالیاں براستہ ... ضلع سیالکوٹ

9949

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵